1500 سالہ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الحمد للہ الذي بعث رسولہ الحبیب والصلاۃ والسلام
علی نبینا الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد ::

اللہ پاک کی نعمتیں :

اللہ پاک کی ہمارے اوپر بے شمار نعمتیں ہیں ، اتنی نعمتیں کہ اگر ہم شمار کرنا چاہیں ،گننا چاہیں، تو گن نہیں سکتے، شمار نہیں کر سکتے، اور شمار کر بھی کیسے سکتے ہیں کیونکہ ذات باری تعالی نے خود ہی اعلان فرما دیا ہے :

﴿وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا﴾ (ابراھیم آیت 34)

ترجمہ کنز الایمان : اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کر سکو گے ۔

رب کی سب سے بڑی نعمت :

اللہ تبارک و تعالی نے ہمیں لا تعداد نعمتوں سے سرفراز فرمایا لیکن یہ کبھی نہیں فرمایا کہ میں نے تمھیں یہ نعمت دے کر تم پر احسان کیا ، یا کبھی یہ نہیں فرمایا کہ میں نے تمھیں وہ نعمت دے کر تم پر احسان کیا لیکن ایک ایسی نعمت ہے، ایک ایسی عطا ہے کہ جب اللہ پاک نے ہمیں وہ چیز عطا فرمائی ، جب ہمیں وہ ذات عطا کی تو فرمایا کہ ان کو دے کر میں نے تم پر احسان کیا ، میں نے مومنوں پر احسان کیا جیسا کہ اللہ پاک فرماتا ہے :-

﴿لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيۡهِمۡ وَ يُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ ۚ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ﴾

(آل عمران 164)

ترجمہ کنز الایمان : بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے ۔

صراط الجنان میں ہے کہ عربی میں ،منت ، عظیم نعمت کو کہتے ہیں تو پتا چلا کہ حضور کا دنیا میں تشریف لانا ہمارے لیے بالخصوص اور بالعموم تمام امتوں کے لیے بہت بڑی نعمت ہے

اور کیوں نہ ہو کیونکہ اللہ پاک نے اور ایک جگہ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا :

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیاء : 107)

ترجمہ کنز الایمان : اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے -

افضل البشر [redacted]

صراط الجنان میں ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخلوق میں سب سے افضل ہیں ۔

چنانچہ امام فخر الدین رازی رحمۃ للہ علیہ فرماتے ہیں : جب حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام عالَمین کے لئے رحمت ہیں تو واجب ہوا کہ وہ (اللہ تعالیٰ کے سوا) تمام سے افضل ہوں۔

(تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵۳، ۲ / ۵۲۱

سبھوں کیلئے رحمت:

تفسیر روح البیان میں اکابِر بزرگانِ دین کے حوالے سے مذکور ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوتمام جہانوں کے لئے خواہ وہ عالَمِ ارواح ہوں یا عالَمِ اجسام ، ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول سب کے لئے مُطلَق، تام، کامل، عام، شامل اور جامع رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے اور جو تمام عالَموں کے لئے رحمت ہو تو لازم ہے کہ وہ تمام جہان سے افضل ہو۔

تو پتا چلا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا میں تشریف لانا یہ تمام کے لیے نعمت ہے اور اس کے ساتھ ساتھ سارے جہان والوں کے لیے رحمت ہے اور رحمت خداوندی کے ملنے کے وقت خوشی منانا اور خوشی کے اظہار کرنے کے متعلق اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے :

﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾

ترجمہ کنز الایمان : تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیۓ کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔

(یونس58)

اور ایک جگہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے :

﴿وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ (الضحیٰ : 11)

ترجمہ کنز الایمان : اور اپنی رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ جس دن اللہ پاک کی جانب سے کوئی نعمت ملے اس دن خوشی منانا یہ قرآن کا حکم ہے۔

ایک سوال؟

یہاں پہ ایک سوال ہوتا ہے کہ تم جو یہ ولادت کے موقع پر خوشی مناتے ہو کیا قرآن میں بھی کہیں اس کا ذکر ہے ،کیا حدیث میں بھی کہیں اس کا تذکرہ ہے ؟

تو آیئے ہم میلاد النبی کے ثبوت کو قرآن پاک سے ڈھونڈتے ہیں اللہ پاک نے عالم ارواح میں تمام انبیاء کرام سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید کرنے کا وعدہ لیا جیسا کہ سورہ آل عمران آیت نمبر 81 اور 82 میں ارشاد ہے :

﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ
حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ
لَتَنْصُرُنَّهٗ-قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ-قَالُوْۤا
اَقْرَرْنَا-قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ-۸۱- فَمَنْ
تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ--۸۲﴾

ترجمہ کنز الایمان : اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہوجاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی ولادت کا تذکرہ اللہ پاک عالم ارواح میں ہی فرما چکا ہے اور تمام انبیاء کرام سے اس کی تائید کا وعدہ بھی لیا ہے-

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

حدیث میں میلاد منانے کا ذکر:

اور حدیث شریف میں بھی یوم ولادت منانے کا ثبوت ملتا ہے جیسا کہ صحیح مسلم شریف میں ہے حدیث نمبر 1162 :

عن ابي قتادة الانصاري رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ سئل عن صوم الاثنين فقال فيه ولدت وفيه انزل علي-

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے سوموار (پیر شریف) کے دن روزہ رکھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس دن پیدا ہوا ہوں اور سب سے پہلی وحی مجھ پر اسی دن نازل ہوئی ہے -

تو جب خود حضور ﷺ روزہ رکھ کر اپنی یوم ولادت منایا کرتے تھے تب تو ہم ان کے امتی ہیں، ہم تو ان کے غلام ہیں تو ہم زیادہ حقدار ہیں کہ ہم ہمارے آقا و مولا ، ماوا و ملجا ، شفیع روز محشر ﷺ کی یوم ولادت دھوم دھام سے منائیں اس میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کریں روزے رکھیں جھنڈے لگائیں اور جتنے بھی کار خیر ہیں کرنے کی کوشش کریں -

دوسرا سوال؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے ہم مانتے ہیں حضور ﷺ نے میلاد منایا ،قران پاک میں میلاد منانے کا حکم دیا گیا ہے، تو یہ لائٹنگ ،چراغاں کرنا ،اور اس میں لاکھوں لاکھ روپے خرچ کرنا، اس کی کیا ضرورت ، روزے رکھ کر خوشی منایا جائے ،اور اس کی جگہ کسی غریب کی مدد کر دی جائے کسی غریب کی بیٹی کی شادی کرا دی جائے -

جواب:

آج کل ہم اپنے بچوں کے برتھ ڈے کے موقع پر دھوم دھام سے لائٹنگ کرتے ہیں، کئ طرح کی ڈشیں پکاتے ہیں ،شادیوں کے موقع پہ مہنگا ہال بک کراتے ہیں، کئ کئ طرح کی ڈشیں پکاتے ہیں، ایک ڈیڑھ لاکھ کے جوڑے سلواتے ہیں ،تو جب یہ سب کام کیا جاتا ہے اس وقت یہ کیوں یاد نہیں آتا کہ اس کی جگہ کسی غریب کی مدد کر دی جائے، اس کی جگہ کسی غریب کی بیٹی کی شادی کرا دی جائے ،اس کی جگہ کسی اچھی کام میں خرچ کر دیا جائے تو یہ جو ہے نا ان کا مقصد صرف ولادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی منانے سے روکنا ہے اور رہی بات لائٹنگ کرنا تو یہ زمانے کے اعتبار سے ہے پہلے کے زمانے میں لائٹنگ نہیں ہوتی تھی چراغاں نہیں ہوتا تھا تو پہلے کے لوگ اپنے انداز میں جشن ولادت کی خوشی مناتے تھے لیکن آج کے زمانے میں شادیوں میں، برتھ ڈے میں، سالگرہ میں، آدمی لائٹنگ کرتا ہے بہت طرح کے کھانے پکاتا ہے تو آج کا جو عرف ہے اسی حساب سے خوشی منایا جائے گا اور یہ اسراف بھی نہیں ہوگا -

کیونکہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا قول ملفوظات اعلی حضرت میں فرماتے ہیں :

لا خير في الاسراف ولا اسراف في الخير (ملفوظات اعلی حضرت صفحہ: 164)

یعني اسراف میں کوئی بھلائی نہیں اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنا کوئی اسراف نہیں -

میلاد منانے کا انعام:

عمدۃ القاری جلد 14 میں ہے :

کہ جب ابو لہب مر گیا اس کے بعض گھر والوں نے اسے خواب میں برے حالت میں دیکھا، پوچھا مرنے کے بعد کیا ملا ،اس نے جواب دیا کہ تم سے جدا ہو کر کوئی بھلائی نصیب نہیں ہوئی پھر انگوٹھے میں موجود سوراخ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا سوائے اس کے کہ اس میں سے مجھے پانی پلا دیا جاتا ہے چونکہ میں نے ثویبہ لونڈی کو آزاد کیا تھا -

اس واقعہ سے پتا چلا کہ جب ابو لہب جیسا کافر شخص اور جبکہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان کر، نبی جان کر، پیدائش کی خوشی نہیں منائی تھی بلکہ صرف اپنے بھتیجے کی آمد کی خوشی میں اس نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا، تو اس کو یہ انعام ملا،، لیکن ہم مسلمان ہیں، حضور کے امتی ہیں، حضور کے غلام ہیں، حضور کے لائے ہوئے دین کو مانتے ہیں، حضور کو اپنا ماوا

جواب:

و ملجا مانتے ہیں، ان تمام عقیدوں کے ساتھ اگر ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جشن ولادت منائیں گے، اگر ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے موقع پر خوشی منائیں گے، اگر ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے موقع پر نذر و نیاز کریں گے ،تو امید ہے کہ ہمیں بھی دنیا و آخرت میں اس کے بدلے ڈھیر ساری بھلائیاں نصیب ہوگی - ان شاءاللہ الکریم!

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کی قلعے گراتے جائیں گے

جھنڈے کے ساتھ جلوس:

اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ شریف کی جانب ہجرت فرمائے اور مدینہ شریف کے قریب ، موضع غمیم ، میں پہنچے تو بریدہ اسلمی(جوکہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوا تھا)قبیلہ بنی سہم کے 70 سواروں کے ساتھ آپ کو گرفتار کرنے کے لیے آئے لیکن جب آپ کی نگاہ عنایت اس پر پڑی تو اس کے دل کی دنیا ہی بدل گئی، گرفتار کرنے آئے تھے لیکن قافلہ سمیت سارے لوگ مشرف بہ اسلام ہو گئے اب عرض کی یا رسول اللہ مدینہ شریف میں آپ کا داخلہ جھنڈے کے ساتھ ہونا چاہیے پھر انہوں نے اپنا عمامہ سر سے اتار لیا اور نیزے پر باندھ لیا اور آپ کے آگے آگے روانہ ہو گئے -

محبوب اکبر تشریف لا رہے ہیں
آج انبیاء کے سرور تشریف لا رہے ہیں

پھر جب آپ مدینہ شریف میں داخل ہوئے تو مدینے کے چھوٹی چھوٹی بچیوں نے آپ کا استقبال یوں کیا :

طلع البدر علینا
من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا
ما دعا للہ داع

(اخلاق النبی و آدابہ ص : 144)

اس بار 1500 سالہ جشن ولادت بڑے دھوم دھام سے منانی ہے، گلیوں کو سجانی ہے محلوں کو سجانا ہے ،جھنڈے لگانا ہے اور بھی بہت سارے نیک کام کرنے ہیں ،اللہ تبارک و تعالی سے دعا ہے یا اللہ عزوجل ہمیں اس 1500 سالہ جشن ولادت کے صدقے نیک بنا دے، ہمیں، ہمارے والدین ،ہمارے اساتذہ, ساری امت مسلمہ کی مغفرت فرما ،ہمیں دونوں جہان میں کامیابی نصیب فرما جشن ولادت کا صدقہ ہمارے مقدر کو چمکا دے ہمیں با ادب حرمین شریفین کی حاضری نصیب فرما-

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

راقم الحروف:
محمد توصیف عطاری
متعلم جامعۃ المدینہ آگرہ۔